میثاق النبیین کا مضمون... وحیِ الٰہی کی روشنی میں

Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 81

وَ إِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ
فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

اگر محمدؐ کے بعد کسی رسول نے مبعوث نہیں ہونا تھا... تو اللہ تعالے نے محمدؐ سے یہ معاھدہ
(میثاق النبیین) کیوں لیا تھا.؟... کہ بعد از آں... جو کوئی رسول تمہارے پاس پہنچے، تو آپؐ
(آپ کے تابعین بھی)۔ اُس رسول کو مانو گے۔ اور اُس کی مدد بھی کرو گے!... سوچیں!

Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 81

وَ إِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَ أَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

اے میری پیاری قوم کے باشعور لوگو۔ ہمارے معزز علماء۔ اور ہماری قوم کے دینی، دُنیاوی اور معاشرتی راہنماؤ! ھمارے اللہ تعالے نے۔ اپنی پاک وحیء کے ذریعے۔ مجھے دِکھلایا اور بتلایا ۔ کہ میری (پاکستانی) قوم۔ گذشتہ کئی سالوں سے بتدریج بڑھتے چلے جانے والے عذابِ الیم (جیسے بنی اسرائیل پر، اُنکے ختمِ نبوت کے اعلان کے بعد۔ عذابِ الیم آیا تھا) میں مبتلا ھے۔ پھر اللہ تعالے نے۔ عالیشان طرزِ تدریس کے ساتھ، مجھے بتلایا اور دِکھلایا کہ: میری قوم پر ایسا عذابِ الیم، کیوں آیا ہوا ھے.؟... نیز یہ بھی دِکھلا دیا کہ۔ میری قوم کو اِس دردناک، ذلت والے عذاب سے۔ کیسے نجات مل سکتی ھے..؟

اللہ تعالے سے براہِ راست درس و تدریس کے ذریعہ سے یقینی علم حاصل ہوا ۔ کہ ھماری قوم پر عذابِ الٰہی کی وجہ (1) ھماری قوم کا اللہ تعالے کے رسولوں کا انکار اور تکذیب ھے۔ جِس کی بڑی وجہ (2).. ہماری قوم میں پھیلا ہوا۔ نظریہ ختمِ نبوت ھے۔ اور پھر۔ اُس کی بڑی۔ وجہ (3) ہماری قوم میں۔ قرآنِ مجید کی بہت سی آیات کی۔ غلط تشریحات، غلط تفہیم اور غلط تفسیریں ہیں۔ جو بعض صورتوں میں۔ متعلقہ آیات میں، اللہ تعالے کے۔ اصل فرمان (ھدایات وبیانات) کے۔ بالکل متضاد اور مخالف ہوتی ھیں۔ اور اِن غلط تشریحات، تفاسیر اور غلط تفہیم کی بڑی وجہ (4)۔ ھماری قوم کے اکثر علماء کا۔ قرآنی آیات کے مطلب، معانی اور مفہوم۔ اللہ تعالے سے پوچھے بغیر لکھنا ھے۔ اور ۔ اللہ تعالے سے پوچھ کر مطلب جان سکنے کا منکر ہونا ھے۔... خیال رھے کہ۔ اللہ تعالے خود پکارتے ہیں کہ: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ (آیت 40:60)۔ اور اللہ تعالے کا یہ وعدہ آج بھی سچ ھے۔

اِس آیت (3:81) کے اکثر اردو ترجمے (تفسیریں) بھی۔ اللہ تعالے کے فرمان کے برخلاف (متضاد) ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالے سے علم پاکر۔ میں اِس آیت کا۔ مصدقہ مطلب، تفسیر اور مفہوم۔ آپ کے سامنے بیان کررھا ہوں۔ .... اللہ تعالے کے بتلائے ہوئے علم کے ساتھ ساتھ۔ ظاہری، یقینی، عقلی دلائل بھی نازل ہوتے ہیں۔ دِلوں کی پاکیزگی کیساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

Surah Ale-Imran Chapter 3: Verse 81

وَ إِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٨١﴾

اور جب بھی اللہ تعالے نبیوںؑ سے میثاق (معاھدہ) لیتے ہیں۔ تو وُہ میثاق یہ ہوتا ھے کہ: اے نبیؑ .!. جب میں۔ کتاب اور حکمت (میں سے کُچھ) آپؑ کو دے چُکوں۔ اور پھر اُس کے بعد (ثُمَّ) جب تمہارے پاس کوئی رسول آئے ... جو تمہاری غلطیوں کی اصلاح کرنے آیا ھو﴿ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ﴾۔ تو میرے ساتھ اِس بات کا اقرار کرو کہ آپؑ (ساتھی و تابعین بھی)۔ اُس رسول کو اور اُس رسول کی باتوں۔ کو مانو گے اور اُس رسول کی مدد بھی کرو گے۔ پھر اللہ تعالے نبیؑ سے پوچھیں گے کہ کیا آپؑ اقرار کرتے ہو؟ کیا آپؑ نے میری بتلائی ہوئی۔ اِس بھاری ذمّہ داری کو اچھی طرح (سوچ سمجھ کر) قبول کیا ھے؟... ہر ایک نبیؑ اقرار کریگا۔ تب اللہ تعالے۔ متعلقہ نبیؑ سے بھی شہادت لیں گے۔ اور خود بھی۔ اِس میثاق پر شہادت دیں گے... بالکل جیسے کسی بھی معاھدے کی شرائط طے کرنے اور قبول کرنے کے بعد۔ دونوں فریق... دستخط کرتے ہیں۔

میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو! اللہ تعالے نے اِس آیت میں اپنے منتخب نبیوں سے۔ ایسے رسولوں کے آنے کی بات بیان فرمائی ھے۔ جو رسول۔ اُن انبیاء اور اُن انبیاء کے تابعین کی۔ کتاب اور حکمت کے بارے میں پیدا ہو جانے والی غلطیوں (غلط تفہیموں) کی نشان دھی کریں۔ اور۔ ساتھ ہی اُن غلطیوں کی اصلاح کرنے والی۔ درست (سچی) تعلیم۔ اُن کے سامنے۔ کھول کر بیان کریں۔

میرے پیارے قومی بھائیو اور بہنو! موجودہ زمانے میں۔ ہماری زبان (اُردو) میں۔ تصدیق کرنے۔ کا مطلب۔ عموماً یہ سمجھا جاتا ھے کہ کسی۔ حالت، واقع یا بیان کی تصدیق کرنے والا۔ صرف یہ کہتا ھے۔ کہ۔ جو چیز (حالت، واقع یا بیان) اُس کے سامنے۔ تصدیق کیلئے۔ رکھی گئی ھے۔ وُہ چیز (بیان) بالکل درست، یا سچ ھے۔ جبکہ۔ اللہ تعالے نے اِس آیت میں۔ جو مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ فرمایا ھے۔ اُس کا مطلب یہ ھے کہ جو چیز (واقع یا بیان)۔ مصدق کے سامنے لائی جائے۔ تو وُہ یہ بتلائے کہ اِس چیز میں فُلاں فُلاں غلطی ھے۔ اور پھر اُن غلطیوں کی اصلاح بھی بیان کرے۔ کیونکہ۔ قرآنِ مجید میں مُّصَدِّقٌ کا مطلب۔ اردو زبان میں 'تصدیق کرنیوالا' کے مطلب (مفہوم) سے مختلف بلکہ متضاد ھے۔ چنانچہ۔ اِس آیت میں ایسے رسول کے آنے کا بیان ھوا ھے۔ جو۔ اُنکے غلط خیالات اور غلط عقائد کی نشاندھی کرے۔ اور اُن کی اصلاح فرمائے۔ اور دین کا جو علم۔ اُن کے پاس موجود ھے (لِّمَا مَعَكُمْ)۔ اُس علم کی تصدیق کرنے والا نہیں.. بلکہ۔ غلطیاں نکالنے والا۔ اور اصلاح کرنیوالا ہو ۔

اِس معاہدے کو میثاق کہنے میں۔ الٰہی حکمت

ہمارے حکیم و خبیر اللہ تعالے نے۔ اپنے اور اپنے انبیاء کے درمیان طے پانے والے اِس معاہدے کو۔ میثاق۔ کا نام اسلئے دیا ھے۔ تا کہ۔ اِس آیت کو پڑھنے والے۔ اللہ کے متقی بندوں کو علم ہو جائے کہ۔ اِس معاہدے میں ۔ دو فریق ہیں ۔ ایک فریق (پارٹی)، اللہ تعالے خود ہیں۔ اور دوسرا فریق (پارٹی)۔ وُہ نبیؑ ہوتا ھے، جِس سے یہ میثاق ... لیا جارھا ہوتا ھے۔ ... تا کہ اللہ تعالے کے اطاعت گذار بندے سوچیں ... کہ چونکہ یہ میثاق ھے۔ لہذا۔ دونوں فریقوں کے ذُمّہ کچھ کرنا یا دینا طے ہوا ہو گا۔.... اور چونکہ اِس معاہدے میں ایک فریق (نبیؑ) کے ذُمّے تو۔ آئندہ آنیوالے رسول پر۔ ایمان لانا۔ اور اُس کی مدد کرنا ھے۔ لیکن دوسرے فریق (اللہ تعالے) کے ذُمّے۔ کونسی ذمّہ داری طے ہوئی ھے ؟

اور تا کہ.. تدبر کرنے والوں پر۔ واضح ہو جائے کہ.. ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ ..کے الفاظ فرما کر۔ اللہ تعالے نے غلطیاں پیدا ہونے کی صورت میں۔ غلطیوں کی اصلاح کرنیوالے رسول کو اُن لوگوں تک پہنچانے کی۔ ذُمّہ داری۔ بھی قبول فرمائی ھے۔ چنانچہ اِس معاہدے کو میثاق۔ کا نام دے کر۔ یہ واضح فرما دیا کہ۔ دونوں فریقوں کے ذمّے ۔ اپنی اپنی ذمہ داریاں ہیں۔ جیسے ایک فریق (نبیؑ و تابعین) آئندہ آنے والے رسول کو مان لینے اور مدد کرنے کی ذمّہ داری قبول کرتا ھے۔-- اور دوسرے فریق (یعنی اللہ تعالے) پر۔ اُس نبیؑ یا نبیؑ کے تابعین کے پاس۔ اصلاح کرنیوالے ... رسول پہنچانے کی ذُمّہ داری ھے ۔ اِس واسطے سے۔ اللہ تعالے نے اپنے اِس فرمان کو۔ میثاق۔ (دو طرفہ معاہدہ)۔ کا نام دیا ھے۔

اِس آیت میں۔ ﴿ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾۔ کی وضاحت

ھماری قوم کے اکثر علماء نے۔ غلطی سے یا نادانستگی سے۔ ﴿ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾ کے کُچھ اِس قسم کے ترجمے اور تفاسیر لکھی ہیں۔ جِن ترجموں اور تفسیروں سے لگتا ھے .. کہ شاید.. کبھی کوئی رسول آئے۔ جیسے۔ (اگر پھر رسول آئے۔ اگر کوئی رسول آئے، پھر جب کوئی رسول آئے.. وغیرہ) حالانکہ۔ اللہ تعالے نے تو۔ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ فرمایا ھے۔ جِس کا یقینی مطلب ھے کہ۔ اُس کے بعد رسول تمہارے پاس پہنچے گا ۔ اِن تین لفظوں ﴿...ثُمَّ ...جَاۗءَكُمْ ... رَسُوْلٌ...﴾ میں۔ اگر، مگر، شاید، یا، جب کبھی .. کا کوئی بھی لفظ نہیں ھے۔ غور فرمائیں! اللہ تعالے نے اپنے پاک کلام میں۔ ثُمَّ ۔ استعمال فرمایا ھے۔ جِس سے مطلب یہ تھا کہ آپؐ کو کتاب اور حکمت میں سے کچھ دینے کے بعد.. جب.. میرا کوئی بھی رسول۔ تمہارے پاس پہنچے گا۔ گویا کہ۔ کتاب اور حکمت کے دینے کے بعد۔ کسی نہ کسی۔ رسول کا اُن کے پاس پہنچنا۔ ایک لازمی (یقینی) بات ھے۔ یعنی جیسے۔ پنجابی زبان میں کہا جائے کہ۔ پھر رسول ... تو آوے ای آوے ... اور جب بھی آئے۔ تو آپؐ اُس کو مان لینا اور اُس کی مدد بھی کرنا۔

اللہ تعالے کے کلامِ میں۔ میثاق النبیین۔ کی اہمیت اور حکمت

اللہ تعالے نے اپنے پاک کلام (قرآنِ مجید) کی آیت (3:81) میں۔ اِس میثاق النبیین کی وضاحت اور شرائط کو بیان فرمانے کے ساتھ ہی ۔ یعنی اگلی آیت (3:82) میں فرمایا ھے کہ.. فَمَن تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ﴿٨٢﴾ ۔ یعنی۔ اِس میثاق کو قبول کرنے کے بعد۔ میثاق کے دونوں فریقوں میں سے۔ جو فریق بھی۔ اِس معاھدے (کی شرائط) سے انحراف کرے گا۔ وُہ فریق فاسق (عہد توڑنے والا اور جھوٹا) قرار پائے گا۔

حالانکہ یہ میثاق تو ۔ اللہ تعالے نے خود لیا ھے۔ اور جس سے یہ میثاق (معاھدہ) لیا ھے۔ وُہ بھی۔ اللہ تعالے کا کوئی نہ کوئی نبیؑ ھے۔ چنانچہ۔ اِس میثاق کی شرائط طے کرنے اور پھر دونوں فریقوں کا اُن شرائط پر گواہی دے چُکنے کے بعد۔ اللہ تعالے کا یہ فرمانا..... کہ اِس میثاق کے بعد جو بھی انحراف کرے گا۔ وُہ فاسقوں میں شمار ہو گا۔ یہ ظاہر کرتا ھے کہ۔ اللہ تعالے نے کی نظر میں۔ اِس معاہدے (میثاق)۔ کی بہت زیادہ اہمیت ھے۔

نوٹ: ﴿ نبیؑ کے تابعین بھی۔ اِس میثاق میں شامل مانے جاتے ہیں۔ اگرچہ اِس (میثاق) کے وقت۔ وُہ وہاں موجود نہیں ہوتے ﴾

اِس معاہدے (میثاق النبیین) میں۔ آئندہ پہنچنے والے رسولؑ کو مان لینا۔ اور اُس رسولؑ کی مدد کرنا۔ نبیؑ اور نبیؑ کے تابعین۔ کی ذُمّہ داری ھے۔ جب کہ۔ اُس نبیؑ یا نبیؑ کے تابعین کے پاس اصلاح کرنیوالے رسول ... بھیجنا اور پہنچانا ۔ اللہ تعالے کی ذُمّہ داری ھے۔

اے میری قوم کے لوگو! خصوصاً ہمارے قومی علماء اور مذھبی راہنماؤ! پہلے میثاق النبیین کو بیان کرنے والی آیت (3:81) کے الفاظ پر غور فرمائیں۔ اور پھر۔ اِس میثاق کے ساتھ منسلک تنبیہ۔.. فَمَن تَوَلَّىٰ .. بَعْدَ ذَٰلِكَ .. فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ .. پر غور فرمائیں.... اور پھر سوچیں کہ میثاق (معاہدے) کے کے مطابق.. اللہ تعالے نے کیا کرنا تھا؟.. اور نبیؑ نے کیا کرنا تھا؟ پھر کیسے ممکن ھے کہ محمدؐ کے بعد کوئی بھی رسول نہ آئے ہوں؟... (نعوذ باللہ)... اللہ تعالے یا نبیؑ... اِس معاہدے سے منحرف ہوگئے ہیں؟.... (نعوذ باللہ)...

لہذا۔ جو لوگ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ ۔ اللہ تعالے نے۔ محمد ﷺ کے بعد... کوئی رسول نہیں بھیجا۔ اور نہ ہی آئندہ بھیجیں گے... وُہ لوگ (غیر شعوری طور پر) اللہ تعالے کو (نعوذ باللہ) فاسِق (بدعہد) ... قرار دیتے ہیں۔

اور۔ جو لوگ یہ نظریہ رکھتے ہیں کہ ۔ محمد ﷺ نے کہا تھا۔ کہ اُنکے بعد۔ اور کوئی رسول نہیں آئے گا۔ وُہ لوگ ۔ (غیر شعوری طور پر) محمد ﷺ کو.... (نعوذ باللہ) فاسِق (بدعہد)... قرار دیتے ہیں۔ یا تسلیم کرتے ہیں ۔

اے میرے قومی بھائیو، بہنو، ساتھیو! اللہ تبارک و تعالےٰ نے ۔ اِس میثاق (معاہدے) میں بیان ہونے والی شرائط کو اِس قدر اہمیت دی ھے ۔ کہ تاکید کے ساتھ ۔ میثاق میں شامل ہر نبی سے پہلے اقرار کروایا ۔ پھر اُن کو اُس پر شاھد ہونے کا فرمایا ۔ پھر اللہ تعالےٰ نے خود شاھد رہنے کا وعدہ فرمایا ۔ اور پھر یہ اعلان بھی فرمادیا کہ ۔ کہ اب معاہدہ کے فریقوں (1 ۔ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ .. 2 ۔ نبی اور نبی کے تابعین) میں سے جو کوئی منحرف ہو گا ۔ وُہ فاسق ہو گا ۔

اھم بات یہ ھے کہ ۔ اِس میثاق کے ساتھ ۔ اللہ تعالےٰ نے جو تنبیہ فرمائی ھے ۔ وُہ تنبیہ محمد ﷺ اور اُنؐ کے تابعین کیلئے بھی ھے ۔ کیونکہ محمد ﷺ سے بھی ۔ اللہ تعالےٰ نے ۔ یہی میثاق النبیین (معاہدہ) لیا ہوا ھے ۔ دیکھیں ! ..... ﴿سورۃ الاحزاب ۔ آیت 7﴾

وَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٍ وَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَأَخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ﴿۷﴾

ترجمہ و تشریح ۔ اور جیسے ہم نے نبیوں سے ۔ نبیوں کا میثاق لیا ۔ اور آپؐ سے ۔ اور نوحؑ اور ابراھیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰ ابنِ مریم سے بھی لیا ۔ اور ہم نے اِن سب سے پکا (گاڑھا) عہد لیا .... خیال رھے کہ ۔ قرآنِ مجید کی اِس آیت میں بھی ۔ محمد ﷺ ۔ سب سے پہلے مخاطب ہیں ۔ لہٰذا .... اللہ تعالےٰ نے جو اِس آیت میں ۔ مِنكَ ۔ فرمایا ھے ۔ اُس کا اطلاق سب سے پہلے محمد ﷺ پر ہی ہوتا ھے ۔ لہٰذا ۔ اِس آیت کے مطابق ۔ محمد ﷺ سے تو یہ نبیوں والا میثاق (عہد) ۔ یقیناً لیا گیا ھے ۔

اور اِس میثاق کے مطابق ۔ نبیؑ اور نبیؑ کے تابعین پر فرض ھے ۔ کہ جب اصلاح کرنیوالا رسول اُن کے پاس پہنچے تو وُہ ... لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ ... (اُس رسول کو مانیں اور اُس رسول کی مدد کریں) ۔ لیکن ۔ اُن پر یہ فرض صرف تب واجب ہو گا ۔ جب ۔ ﴿ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ﴾ یعنی وُہ رسول ۔ اُن کے پاس پہنچ جائے گا ۔ گویا ۔ پہلے ۔ اللہ تعالےٰ کی ذُمّہ داری ھے ۔ کہ وُہ کسی اصلاح کرنیوالے رسول کو .... اُن لوگوں تک پہنچانے کا انتظام فرمائیں ۔ صرف تب ہی .... معاہدہ کرنے والے نبیؑ اور اُس نبیؑ کے تابعین ... اپنے پاس پہنچنے والے (نئے) رسول کو ماننے اور مدد کرنے کے پابند ہونگے ۔

1 ۔ چنانچہ محمد ﷺ کو کتاب اور حکمت میں سے کچھ دینے کے بعد اگر اللہ تعالےٰ نے کسی رسول کو بھیجا ہی نہیں . تو پھر . اللہ تعالےٰ نے خود ہی ۔ اپنے اِس میثاق (معاہدے) سے انحراف کیا ھے ۔ لہٰذا ۔ اپنے ہی فرمان کے مطابق ۔ (نعوذ باللہ) ... خود ... اللہ تعالےٰ فاسق قرار پائیں گے ۔

2 ۔ اگر ۔ محمد ﷺ نے ۔ واقعی اپنے تابعین کو ۔ (نعوذ باللہ) ۔ یہ فرمایا تھا کہ میرے بعد اور کوئی رسول نہیں آئے گا ۔ تو پھر محمد ﷺ نے اُس میثاق سے انحراف کیا ھے ۔ چنانچہ .. فَمَن تَوَلَّىٰ .. بَعْدَ ذَٰلِكَ .. فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ .. کیمطابق محمد ﷺ ... (نعوذ باللہ) فاسق قرار پائیں گے ۔

3۔ لیکن اللہ تعالے تو ہر ایک عیب، خامی یا کمزوری سے پاک ہیں اور اپنے ہر ایک معاہدے (میثاق) میں سچے ہیں۔ چنانچہ۔ زیادہ ممکن صورت یہ ھے کہ اللہ تعالے نے۔ جب بھی دیکھا کہ۔ اللہ تعالے نے محمد ﷺ کو جو کتاب اور حکمت دی تھی۔ اُس پاک تعلیم میں۔ کچھ غلطیاں، جھوٹ یا تبدیلیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جِن کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ تو۔ اپنے معاھدے (میثاق) کے عین مطابق۔ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ یعنی اصلاح کرنیوالے رسول بھیجتے رھے ہوں۔ لیکن۔ پہلے کئی انبیا کے تابعین کی طرح۔ محمد ﷺ کے تابعین نے بھی۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے۔ رسولوں کو ماننے سے انکار کر دیا ھو۔ اور (بزعمِ خویش) یہ سمجھتے رھے کہ۔ اللہ تعالے نے کسی رسول کو نہیں بھیجا.... اِس طرح۔ اللہ تعالے تو اپنا عہد (فریضہ) پورا کرتے رھے۔ مگر۔ محمد ﷺ کے تابعین۔ اُن رسولوں پر ایمان نہ لانے کیوجہ سے.. فَمَن تَوَلَّىٰ .. بَعْدَ ذَٰلِكَ .. فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ کے مطابق فاسق اور بد عہد قرار پائے۔

4۔ ھمارے عالیشان اللہ تعالے نے۔ اِس مضمون کے لکھنے کے دوران۔ مزید وحیء کر کے مجھے بتلایا ھے۔ کہ۔ محمد ﷺ کی زندگی کی دوران بھی۔ کئی مرتبہ رسول بھیجنے کی ضرورت پڑتی رہی ھے۔ اور۔ اِس میثاق کے مطابق میں نے (اللہ تعالے) ہر ایک مرتبہ اپنے تصحیح (اصلاح) کرنے والے رسول کو بھیجا تھا۔ اُن دِنوں میں ۔ نبی (محمدؐ).. کی تصحیح کرنے کیلیئے۔ جبر آئیلؑ کو۔ رسول بنا کر بھیجتا تھا۔ کیونکہ نبیؐ کو۔ میرے رسول جبر آئیلؑ کی بات... سُنائی بھی دیتی تھی اور سمجھ بھی آتی تھی۔ اور نبیؐ کے تابعین کے پاس۔ خود۔ محمد ﷺ ۔ میرے رسول کے طور پر موجود ہوتے تھے۔ گویا کہ.. میں نے (یعنی اللہ تعالے نے).. تو تب بھی اِس عہد (میثاق) کو نبھایا تھا ۔ اور اب بھی نبھاتا رہتا ہوں۔

5۔ سوچنے کی بات ھے کہ۔ اِس میثاق کے بعد اور ایسی سخت تنبیہ کے باوجود... بھلا یہ کیسے ممکن ھے کہ محمد ﷺ ۔ اپنے تابعین کو (نعوذ باللہ) یہ فرما دیتے۔ کہ میرے بعد۔ ہر گز کوئی رسول نہیں آئے گا ...؟... حالانکہ اِس میثاق میں آئندہ آنے والے رسول کو ماننے اور مدد کرنے کا۔ ہی تو۔ اقرار کیا گیا تھا۔

زیادہ ممکن صورت یہ ھے۔ کہ محمد ﷺ نے ایسی کوئی بات کہی ہی نہ ہو۔ اور شیطان نے۔ محمد ﷺ کی وفات سے۔ دو سو سال سے زائد عرصہ کے بعد۔ لکھی جانے والی حدیثوں میں۔ ایسی جھوٹی (افتراء یا اختراع کی ہوئی) حدیثیں بھی شامل کروا دی ہوں۔ اور۔ ایسی تمام حدیثیں جِن میں محمد ﷺ کے بعد آنیوالے رسولوں کی نفی (تکذیب) ہوتی ھے۔ وُہ سب حدیثیں جھوٹ ہوں؟

دو مخصوص غلطیوں۔ کی یاد دھانی

مندرجہ بالا آیت (3:81) میں ﴿ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ﴾... کے ترجموں میں.. اگر جب رسول آئے .. کہنا یا لکھنا۔ غلط ھے۔ البتہ۔ پھر جب کہنا درست ھے۔ کیونکہ ثُمَّ ۔ کا مطلب۔ بعد از آں۔ یعنی اِس کام کے بعد ھے۔ اِس میں اگر۔ شاید۔ وغیرہ شامل نہیں ہیں۔ جیسے اردو میں کہا جائے کہ۔ پہلے فلاں کام۔ پھر۔ (بعد از آں)۔ فلاں کام.......

اِسی طرح ﴿رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ﴾ کے ترجموں میں۔ مُّصَدِّقٌ کا ترجمہ۔ ﴿تصدیق کرنا﴾ لکھنا یا کہنا غلط ھے۔ ہماری قومی زبان میں تصدیق کرنے کا جو مفہوم رائج ھے۔ اُس کا مطلب، عموماً یہ ہوتا ھے۔ کہ۔ یہ بات، بیان یا دستاویز۔ ٹھیک ھے۔ یعنی۔ کوئی غلطی نہیں ھے۔ لیکن۔ اللہ تعالے نے جِس رسول کو بھیجنے کی بات (عہد) فرمایا ھے۔ وُہ تو۔ غلطیوں کی اصلاح کرنے کیلیئے آنے والا ھے۔ قرآنِ مجید میں اِس لفظ۔ مُّصَدِّقٌ ۔ کے استعمال کی کئی مثالیں ہیں۔ جہاں مُّصَدِّقٌ ۔ کا مطلب۔ غلطیوں کی۔ اور غلط عقاید کی اصلاح کرنا ھے۔ قرآنِ مجید کے الفاظ کی صحیح تفہیم۔ کیلیئے۔ یہ دیکھنا چاہیئے کہ خود اللہ تعالے نے۔ اُس لفظ کو کِس کِس طرح اور کِن معنوں میں استعمال کر کے دِکھلایا ھے۔ انسانی معاشروں میں۔ ہر ایک زبان کے الفاظ کی تفہیم۔ وقت (زمانے) گذرنے کے ساتھ بدل جاتی ھے۔ مگر اللہ تعالے کی کتاب کے الفاظ۔ وُہی رہتے ہیں۔ اِس لئے۔ اللہ تعالے نے قرآنِ مجید کے اندر ہی۔ ہر ایک ضروری لفظ کو۔ کئی کئی فقروں میں استعمال کر کے دِکھلایا ھے۔ تاکہ۔ لوگ دیکھ سکیں کہ اللہ تعالے نے۔ اُس خاص لفظ کو۔ کیسے اور کِن معنوں میں بیان فرمایا تھا۔.. مندرجہ ذیل مثالوں میں۔ دیکھیں کہ اللہ تعالے نے یہ لفظ مُّصَدِّقٌ کِن معنوں میں استعمال فرمایا تھا؟

وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ **مُصَدِّقٌ** لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿البقرة: ٨٩﴾ ۔

دیکھیں۔ اِس مثال میں کتاب یہ نہیں کہتی کہ۔ جو علم اُنکے پاس ھے وُہی ٹھیک ھے۔ بلکہ اُن کی اصلاح کرتی ھے۔

. وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ **مُصَدِّقًا** لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَآتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ **وَمُصَدِّقًا** لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَاةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ﴿المائدة: ٤٦﴾

اِس مثال میں یہودیوں کے پاس۔ تورات کی جو تفہیم یا علم تھا۔ عیسیٰؑ نے اُس کو ٹھیک قرار نہیں دیا تھا۔ بلکہ اُنکی کئی غلطیوں کی اصلاح کی تھی۔ انجیل نے بھی یہودیوں کی تفہیمِ تورات میں۔ غلطیوں کی اصلاح کی تھی۔ تصدیق نہیں کی تھی۔

اللہ تعالے کے نازل فرمائے ہوئے فرقان

میثاق النبیین کی حکمت کو سمجھنے کیلئے۔ فرق نمایاں کرنے والے علوم وعرفان

1۔ یہ میثاق دوطرفہ معاہدہ ھے۔ اللہ تعالے کے ذُمّے رسول پہنچانا ھے۔ نبی اور اُس کے تابعین کے ذُمّے۔ اُس رسول کو ماننا اور مدد کرنا ھے۔

2۔ سوچنے کی بات ھے کہ .... اگر اللہ تعالے نے۔ محمد ﷺ کے بعد۔ کسی رسول کو نہیں بھیجنا تھا ۔ تو پھر اللہ تعالے نے محمد ﷺ کے ساتھ۔ یہ میثاق (معاہدہ) کیوں کیا تھا ؟... (نعوذ باللہ)... کیا اللہ تعالے بھی فضول اور بے مقصد معاہدے کر لیتے ہیں ؟

3۔... مُّصَدِّقٌ ... کا مطلب غلطیوں، لاعلمیوں اور غلط فہمیوں۔ کی اصلاح کرکے۔ سچی تعلیم سے آگاہ کرنا ھے۔ جو کہ.. تصدیق کرنے.. کی مروجہ تفہیم سے بالکل مختلف اور متضاد ھے۔ جو بھی رسول آتے ہیں۔ وُہ یہ کہنے نہیں آتے کہ دین کا جو علم (تفہیم) قوم کے پاس موجود ھے۔ وُہ بالکل ٹھیک ھے۔ بلکہ۔ اُن کی قوم کے پاس جو علم (نظریات) موجود ہوتے ہیں۔ اُن میں جو غلطیاں ہوتی ہیں۔ اُن کی اصلاح کرنے کیلئے آتے ہیں۔

4۔ اِس میثاق میں ثُمَّ .. کا مطلب اِس طرح ھے۔ جیسے اردو میں کوئی کہے کہ۔ پہلے میں سکول جاؤں گا۔ ..پھر.. یا.. اُس کے بعد... تمہارے گھر آؤں گا۔ یعنی۔ آنے میں شک نہیں ھے۔ لہذا۔ ثُمَّ کے ترجموں میں۔ شاید آئے، شاید نہ آئے۔ کا تصور (خیال) داخل نہیں کرنا چاہئیے۔

5۔ یہی میثاق عیسیٰؑ اور موسیٰؑ سے بھی لیا گیا تھا۔ چنانچہ۔ اللہ تعالے۔ جس طرح (مسلمانوں) کیلئے۔ مصدق رسول بھیجنے کا عہد کرچکے ہیں۔ اُسی طرح عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ بھی عہد ھے۔ اور اللہ تعالے۔ اپنے ہر عہد کے۔ سچے ہیں۔ چنانچہ۔ اُن سب مذاھب میں بھی۔ اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے (رسول) آتے رہتے ہیں۔

اللہ تعالے میری پیاری قوم کے لوگوں کو۔ قرآنِ مجید کی سچی تعلیم اور ھدایات کو سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ سب کیلئے اللہ تعالے کی رحمت، مغفرت، فضلوں اور برکتوں کا طلب گار....... آپ کا قومی بھائی۔........... محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج.. مورخہ.... 26 نومبر۔ سن عیسوی 2014... ھے۔